روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 189 | بدھ 5 ربیع الثانی-1417ھ 21 ظہور 1375ھش 21 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ تحریر فرماتے ہیں کہ :-
عزیزم ظاہر احمد اس وقت بیمار ہے اور ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق اس کی PITUITARY GLAND میں ٹیومر ہے۔ جس کا باسٹن میں General Hospital میں آپریشن ہو رہا ہے جسے وہاں کے مشہور سرجن کر رہے ہیں۔ اور یہ اپریشن قریباً 3 گھنٹے کا ہو گا۔ عزیزم کو اس سے قبل ہارٹ کی بھی تکلیف رہی ہے۔
احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزم ظاہر احمد کو اپنے فضل سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 387)

فیصلے تقویٰ سے کریں اور مشورے جرأت سے خدا کی خاطر دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نظام جماعت میں مجلس شوریٰ کے اندر جب باتیں ہوں تو ہرگز کسی اختلاف کا برا نہیں منانا۔ اور نہ آپ کی بات کا دوسرا برا منائے نہ آپ اس کی بات کا برا منائیں۔ اور برا منانے کا جہاں تک تعلق ہے بسا اوقات انسان پکڑ نہیں سکتا مگر طرز کلام سے ظاہر بھی ہو جاتا ہے۔ جب آپ باتیں کرتے ہیں تو باتوں میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ نام لیتے وقت ادب کے تقاضے چھوڑ دیتے ہیں اور جوش جو ہے وہ ابلنے لگتا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اب آپ اس دماغی حالت میں نہیں ہیں کہ جہاں اطمینان سے فیصلے کر سکیں اور مجلس شوریٰ کا مقصد ہی ختم ہو گیا وہاں سے۔

اس لئے جب آپ بات کریں اختلاف پہ حوصلہ کریں، حوصلے سے برداشت کریں اور للہ اختلاف کی خاطر، اختلاف کو عزت دیں، اختلاف کرنے کی حوصلہ شکنی نہ کریں۔ مگر یہ بات یاد رکھیں کہ اختلاف کے بعد جب فیصلہ ہو جائے تو پھر آپ سب کے دل اس فیصلے پر اکٹھے ہو جانے چاہئیں۔ اس کے بعد اگر کوئی ادنیٰ سی بات بھی آپ کے دل کی اس فیصلے کی حدود سے باہر نکل کر کوئی پراپیگنڈہ کرتی ہے یا لوگوں میں بدظنی پیدا کرتی ہے یا اس فیصلے کی تائید میں جو آپ کا فیصلہ تھا، اس اجتماعی فیصلے کے خلاف باتیں کرتے ہیں جس پر (امام جماعت) کی طرف سے صاد ہو جاتا ہے تو پھر آپ اس جماعت کا حصہ نہیں رہتے۔ آپ کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر آپ کو جماعت سے خارج کیا جائے یا نہ کیا جائے ایسی صورت میں آپ کا جماعت سے رستہ الگ ہو جاتا ہے۔

تو یاد رکھیں فیصلے تقویٰ سے کریں۔ مشورے جرأت سے خدا کی خاطر دیں۔ اپنی زبان پر ادب کے پہرے بٹھائیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جس میں تلخی پائی جائے، جس کے نتیجے میں کسی کی دل آزاری ہو اور نہ اپنی دل آزاری ہونے دیں۔ اگر کوئی آپ کے خلاف دل آزاری کی بات کرتا ہے تو برداشت کریں۔ خدا کی خاطر صبر کریں کیوں کہ اس میں پھر آپ کو اللہ کی طرف سے بہت بڑی جزاء ملے گی۔ اور پھر جو بھی فیصلہ ہو اس پر سر تسلیم خم کریں اور جب مجلس شوریٰ کا فیصلہ ہو تو اسے آخری فیصلہ نہ سمجھیں۔ یہ بھی ایک بہت اہم بات ہے جسے تمام مجالس شوریٰ کے ممبران کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے بلکہ ساری جماعت کو، کہ یہ شوریٰ دنیا کی پارلیمنٹ نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 28-اپریل 1995ء)

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا اعزاز

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں پاکستانی جماعتوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-
"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر، پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے"۔
(خطبہ 6-جنوری 1995ء)

زعماء و ناظمین کرام مجالس انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ پاکستان کے اس اعزاز کو آئندہ بھی برقرار رکھنے کے لئے تمام انصار، خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اس کی عطا کردہ توفیق کے مطابق اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند تر کریں۔ اور معیاری وعدہ جات کے مطابق بتدریج وصولی کا اہتمام اس طرح کیا جائے کہ کوئی ایک ناصر / مجلس بھی بقایا دار نہ رہے۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

ولادت

○ محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کینیڈا سے تحریر فرماتی ہیں۔

عزیزہ وجیہہ گل اور عزیز ڈاکٹر مرزا طارق احمد آف نوشہرہ کو مورخہ 9-جون کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا کی جس کا نام ازراہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے عظمیٰ کنول عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک قسمت اور وقف کی روح کو حقیقی طور پر سمجھنے والی اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔

عزیزہ نومولودہ حضرت مرزا غلام رسول صاحب آف پشاور کے سب سے چھوٹے بیٹے مرزا بشیر احمد کی نواسی اور حضرت مرزا غلام حیدر کی پڑپوتی ہے۔ نیز حضرت ملک سیف الرحمان صاحب (وفات یافتہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی پڑنواسی ہے۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

21- ظہور 1375 ھش | 21 - اگست 1996ء

معافی کا عمل

معاف کر دینا اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ جتنی بڑی بات کو انسان معاف کرے اتنا ہی وہ زیادہ اعلیٰ اخلاق کا مالک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی معاف نہیں کرتے اور بات کو بڑھا کر جس طرح کہا جاتا ہے بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دونوں طرف دلوں میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے سے بول چال بند ہو جاتی ہے۔ لین دین کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ وہ بات کینہ میں تبدیل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایک دوسرے سے ایسی دشمنی ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کے قریب آنا پسند نہیں کرتے۔ اگر انسان اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرتے ہوئے دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دے تو نہ صرف اس کا اپنا مقام اونچا ہوتا ہے بلکہ معاشرہ بھی بہتر طریق پر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ سارے محلے میں اگر دو افراد بھی آپس میں چپقلش رکھتے ہوں آپس میں ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف نہ کرتے ہوئے اپنے دلوں میں کینہ پیدا کرنے لگیں تو اس کا برا اثر سارے محلہ پر پڑ سکتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف دوسروں سے باتیں کریں گے۔ غیبت بھی ہو گی اور جھوٹ بھی چلے گا۔ اور یہ ساری باتیں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی غلطیاں معاف کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بات تو بہت چھوٹی سی ہوتی ہے لیکن آہستہ آہستہ اس کا حدود اربعہ پھیلنے لگتا ہے اور اس حد تک پھیل جاتا ہے کہ لڑائی کے ختم ہونے کا امکان ہی نظر نہیں آتا۔ لیکن جب کوئی عقل مند شخص کھلے دل کے ساتھ ان دونوں افراد کے ساتھ بات کرے اور جہاں سے معاملہ شروع ہوا تھا اسے سلجھانے کی کوشش کرے تو معاملہ فوری طور پر سلجھ جاتا ہے۔ اور دونوں طرفین حیران ہوتے ہیں کہ بات تو اتنی چھوٹی سی تھی ہم نے اسے اتنا بڑا بنا دیا۔ اور پھر وہ آپس میں گلے مل جاتے ہیں۔ دونوں کے دل صاف ہو جاتے ہیں۔ دونوں کی آپس میں دوستی پھر قائم ہو جاتی ہے۔

اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک دفعہ فرمایا کہ

"میں نے بہت دفعہ تحقیق کر کے دیکھا ہے۔ جتنے جھگڑے اور اختلاف ہوتے ہیں ان کی وجہ ایسی حقیر اور معمولی ہوتی ہے کہ حیرت آتی ہے۔ عقل مند انسان کس طرح اس کی بنا پر جھگڑا پیدا کر سکتا ہے۔ اور جب کوئی سمجھ دار اور معاملہ فہم شخص اس جھگڑے کے فیصلے کے لئے بھیجا گیا تو بہت جلدی اس کا خاطر خواہ فیصلہ ہو گیا۔ اس وقت وہی لوگ حیرت سے کہتے ہیں بہت جلدی فیصلہ ہو گیا۔ حالانکہ فیصلہ جلدی ہونے پر تعجب نہیں۔ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ اس معمولی سی بات پر لڑائی اور جھگڑا کیوں ہوا۔"

اگر ہم جھگڑا شروع ہونے کے وقت ہی معافی کی طرف آجائیں تو بات آگے نہیں بڑھے گی۔ دونوں بات کو سوچ کر ختم کرنے کا فیصلہ کر لیں گے۔ لیکن اگر معافی کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو اور ہم چھوٹی سی بات کو لے کر آگے بڑھنا شروع کر دیں تو یقیناً اس کے ساتھ بہت سی باتیں ملتی چلی جائیں گی اور جھگڑے کی وجہ نظروں سے اوجھل ہو کر ایک بہت بڑی بات سامنے آنے لگے گی۔

پس ہمیں چاہئے کہ جب بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو فوری طور پر معافی کی طرف اپنا جھکاؤ پیدا کریں بجائے اس کے کہ اس بات کو دل میں رکھیں۔ آگے بڑھانا شروع کر دیں۔ لڑائی کی حد تک نوبت پہنچ جائے۔ فوری طور پر جب بات ابھی چھوٹی سی ہے اور معاف کرنا بھی آسان ہے۔ ہمیں معافی کی طرف مائل ہو جانا چاہئے اگر ہم اپنے دل میں یہ یقین پیدا کر لیں کہ معاف کر دینا اعلیٰ کردار اور اعلیٰ اخلاق پر دلالت کرتا ہے تو یقیناً ہم اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر ہمیشہ آمادہ رہیں گے۔ پس آیئے ہم اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کریں کہ معاف کر دینا بہت اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ اول تو جھگڑے والی بات پیدا ہی نہ ہو لیکن انسانی فطرت کمزور ہے کبھی نہ کبھی کوئی ایسی بات پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ اور جب ایسی بات پیدا ہو تو ہم فوری طور پر دوسرے آدمی کو معاف کر سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہر روز نئی آن نئی شان کے جلوے
بپھرے ہوئے جذبوں کا سمندر ہے یہاں پر
وہ ہم کو دبائیں تو ابھرتے ہیں بہت ہم
کرتے ہیں وہ خود ہم کو جہاں بھر میں اجاگر

ابو الاقبال

تجھ قدرت والے کے آگے مجھ خستہ حال کی باتیں ہوں

پیتم آؤ تو مل بیٹھیں کچھ دید، وصال کی باتیں ہوں
کچھ پیار وفا کے قصّے ہوں کچھ رُوپ جمال کی باتیں ہوں

اب ایسی سجائیں پریم سبھا جس میں کہ چلے بس من کی کتھا
ایسے میں نہ دنیا کے جھگڑوں، جھنجھٹ، جنجال کی باتیں ہوں

پنڈے کی تھکن، سوچوں کی چبھن، سینے کی جلن سب کہہ ڈالوں
جو دوری مجبوری میں کٹے اُن ماہ و سال کی باتیں ہوں

مجھے اپنی گودی میں لے لے مجھے ڈھانپ لے اپنی چادر میں
ایسا نہ ہو لوگوں کے منہ پر میرے احوال کی باتیں ہوں

جو جھولی چھلنی چھلنی ہے ہوں اس کے رفو کی تدبیریں
تُجھ قدرت والے کے آگے مجھ خستہ حال کی باتیں ہوں

وہ دان کرو کہ جیون کی فکروں سے مُکتی مل جائے
کیا لطف ملن کی گھڑیوں میں بھی مال منال کی باتیں ہوں

مجھے اپنے پہلو میں لے کے کوئی بات کرو کوئی ڈھارس دو
کچھ آنے والی شُبھ گھڑیوں کچھ ماضی، حال کی باتیں ہوں

جب پھول چمن میں کھلتا۔ تو باس فضا میں رچتی ہے
جو گوپیاں باہم مل بیٹھیں کرشنا گوپال کی باتیں ہوں

کبھی پی کے دامن سے لپٹوں، کبھی چُوموں اس کے ہاتھوں کو
سچ مچ ہی درشن ہوں یہ نہ بس سوچ خیال کی باتیں ہوں

اس زُلف کے سندر پیچاں کے سنگیت ہوں میرے ہونٹوں پر
جن دیکھ کے پھولاں شرمائیں اُس مکھ اُس گال کی باتیں ہوں

صاحبزادی امتہ القدوس

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار وہی نصیحت ہے جو کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ اس جگہ اور دوسرے مقامات میں کر چکا ہوں۔ کہ انسان کی عمر تھوڑی اور ناپائیدار ہے اس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے اور عظیم الشان کام درپیش ہے۔ اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔

خاتمہ بالخیر ایک ایسی بات ہے کہ جس کے حاصل کرنے کے لئے راستہ میں بہت سے کانٹے ہیں جب انسان دنیا میں آتا ہے۔ تو اس کا اول حصہ عمر کا تو بے ہوشی میں گزر جاتا ہے کیونکہ بچہ ہوتا ہے اور اس کو کسی قسم کا علم ہرگز نہیں ہوتا۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو اس پر دوسرا زمانہ آتا ہے کہ اگرچہ اس زمانہ میں بچوں جیسی بے ہوشی تو نہیں ہوتی مگر جوانی کی مستی اور نفس اُمّارہ کے جذبات اور غلبہ کی ایک بے ہوشی ضرور ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے۔ اور کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ گویا بے ہوش ہی ہے۔ پس دو زمانے تو اس طرح مارے جاتے ہیں۔ پھر تیسرا زمانہ آتا ہے۔ جو کہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ علم کے بعد پھر لاعلم ہو جاتا ہے۔ حواس اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ پیرانہ سالی میں قدم رکھتے ہی ان میں آثار جنون کے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور حواس باختہ اور مخبوط الحواس نظر آتے ہیں۔ اور بچپن کے سے خواص ان میں پائے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ساٹھ یا ستر سال کے بعد انسان کے حواس بیکار ہو جاتے ہیں غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش جاتا ہے۔ اور ضعف اور تکاسل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہی تین زمانوں پر ہے۔ اور تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اب دیکھ لو اور خوب غور کرو کہ انسان کو خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکلات کا سامنا ہے۔

یاد رہے کہ الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے۔ جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرعہ بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرعہ دل میں پڑتا ہے تو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا کے قانون قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔ جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے۔ یا بری باتوں کے لئے فکر کرتا ہے اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اس کے دل میں پڑ جاتی ہے۔ ایک شخص مثلاً نیک اور راست باز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنے شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے اور راست بازوں کو گالیاں نکالتا ہے تو بلاشبہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنالیں گے۔ بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ راست بازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے بباعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔ سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راست بازی اور راست بازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قدم اٹھاتا ہے۔ اور افتراؤں سے کام لیتا ہے خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں میں پڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خون ناحق کرنے کی اس کے دل میں گزر جاتی ہیں۔ تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ لوگوں کا خیال ہے۔ جن کو اب تک سچے خدا کی خبر نہیں۔ جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔

یہ الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندے کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور با قدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے۔ اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سروپا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پر حکمت اور پر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے۔ جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔

ہاں کبھی ایک کلام محض امتحان کے طور پر ہوتا ہے اور پورا اور بابرکت سامان ساتھ نہیں رکھتا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے بندہ کو اس کی ابتدائی حالت میں آزمایا جاتا ہے۔ تا وہ ایک ذرہ الہام کا مزا چکھ کر فی الواقعی طور پر اپنا حال و قال سچے ملہموں کی طرح بناوے یا ٹھوکر کھاوے۔ پس اگر وہ حقیقی راست بازی صدیقوں کی طرح اختیار نہیں کرتا تو اس نعمت کے کمال سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور صرف بے ہودہ لاف زنی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کروڑہا نیک بندوں کو الہام ہوتا رہا ہے۔ مگر ان کا مرتبہ خدا کے نزدیک ایک درجے کا نہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

مشعلِ راہ

کہتے ہیں کوئی بادشاہ تھا اس نے اپنے ملک کے ایک مشہور جوتشی کو بلایا اور اپنا لڑکا اس کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ اسے علم جوتش سکھا دو۔ چنانچہ وہ اسے لے گیا۔ اور مدت تک سکھاتا رہا۔ جب اس نے تمام علم اسے سکھا دیا۔ تو وہ بادشاہ کے پاس اسے لایا اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت! میں نے جوتش کا تمام علم اسے پڑھا دیا ہے اب آپ چاہیں تو اس کا امتحان لے لیں۔ بادشاہ نے اپنی انگوٹھی کا نگینہ اپنے ہاتھ میں چھپا کر لڑکے سے پوچھا کہ تم علم جوتش سے بتاؤ کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ لڑکے نے حساب لگایا اور کہا چکی کا پاٹ۔ بادشاہ نے اس جوتشی کی طرف دیکھا اور کہا۔ تم نے اسے کیا پڑھایا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ حضور! چکی کا پاٹ بھی پتھر کا ہوتا ہے اور نگینہ بھی پتھر کا ہے۔ پس میرا علم تو صحیح ہے۔ باقی اگر آپ کے لڑکے میں ذہانت نہ ہو اور وہ اتنی بات بھی نہ سمجھ سکے۔ کہ چکی کا پاٹ ہاتھ میں نہیں آسکتا۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میرا علم تو بالکل صحیح ہے۔

اسی طرح میں نے یہ لطیفہ کئی دفعہ سنایا ہے۔ جو دراصل حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے میں نے سنا ہوا ہے کہ کوئی لڑکا تھا اسے گاؤں کے بعض بڑے بڑے لوگوں نے کسی دوسرے علاقہ میں طب پڑھنے کے لئے بھیجا۔ کیونکہ ان کے ہاں کوئی طبیب نہیں تھا۔ انہوں نے خیال کیا کہ اگر یہ لڑکا طب پڑھ گیا تو ہماری ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور آئے روز جو ہمیں طبیب کے نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف رہتی ہے یہ رفع ہو جائے گی۔ وہ لڑکا دوسرے علاقہ کے ایک مشہور طبیب کے پاس پہنچا۔ اور کہنے لگا مجھے اپنے علاقہ کے رؤساء نے آپ کے پاس طب پڑھنے کے لئے بھیجا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں کوئی طبیب نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ بڑی اچھی بات ہے اس سے زیادہ نیکی کا کام اور کیا ہو سکتا ہے۔ طب سے خدمت خلق ہوتی ہے اور لوگوں کو نفع پہنچتا ہے۔ پس یہ بہت ہی ثواب کا کام ہے۔ تم میرے پاس رہو۔ میں تمہیں تمام طب سکھا دوں گا۔ چنانچہ وہ ان کے پاس رہنے لگ گیا۔ دوسرے ہی دن وہ کسی مریض کو دیکھنے کے لئے چلے گئے اور انہوں نے اس لڑکے کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جب مریض کے پاس پہنچے تو وہ اس کے پاس بیٹھ گئے نبض دیکھی حالات پوچھے اور باتوں باتوں میں کہنے لگے کہ آپ نے کل کہیں چنے تو نہیں کھائے؟ وہ کہنے لگا۔ ہاں کچھ چنے کھائے ہی تھے۔ وہ کہنے لگے۔ آپ کا معدہ کمزور ہے۔ ایسی ثقیل چیز آپ کو ہضم نہیں ہو سکتی۔ پیٹ کا درد اسی وجہ سے ہے۔ آپ ایسی چیزیں نہ کھایا کریں۔ پھر ایک نسخہ لکھ کر اسے دے دیا اور واپس آگئے۔ جب گھر پہنچے تو لڑکا کہنے لگا کہ مجھے اجازت دیجئے میں اب واپس جانا چاہتا ہوں وہ کہنے لگے۔ ہیں! اتنی جلدی! تم تو طب پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ وہ کہنے لگا۔ بس طب میں نے سیکھ لی ہے۔ ذہین آدمی کے لئے تو کوئی دقت ہی نہیں ہوتی۔ وہ کہنے لگے۔ میں نے تو تمہیں ابھی ایک سبق بھی نہیں دیا۔ تم نے طب کہاں سے سیکھ لی۔ وہ کہنے لگا ذہین شخص کو بھلا سبقوں کی کیا ضرورت ہے۔ میں خدا کے فضل سے ذہین ہوں میں نے تمام طب سیکھ لی ہے۔ انہوں نے بہتیرا سمجھایا کہ یہاں رہو اور مجھ سے باقاعدہ طب پڑھو مگر وہ نہ مانا اور واپس آگیا۔ لوگ اسے دیکھ کر بڑے متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ اتنی جلدی آگئے۔ وہ کہنے لگا۔ ذہین آدمی کے لئے طب سیکھنا کوئی مشکل امر نہیں۔ میں تو جاتے ہی تمام طب سیکھ گیا۔ خیر انہی دنوں کوئی رئیس بیمار ہو گیا۔ اور اس نے اس لڑکے کو علاج کے لئے بلایا۔ یہ گیا۔ نبض دیکھی حالات پوچھے اور پھر کہنے لگا۔ آپ رئیس آدمی ہیں۔ بھلا آپ کو ایسی چیزیں کہاں ہضم ہو سکتی ہیں۔ اچھا بتائیے کیا آپ نے کل گھوڑے کی زین تو نہیں کھائی۔ وہ کہنے لگا کیسی نامعقول باتیں کرتے ہو۔ گھوڑے کی زین بھی کوئی کھایا کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ مانیں یا نہ مانیں۔ کھائی آپ نے گھوڑے کی زین ہی ہے۔ نوکروں نے جو دیکھا کہ ہمارے آقا کی ہتک کر رہا ہے۔ تو انہوں نے اسے خوب پیٹا۔ وہ مار کھاتا جائے اور کہتا جائے کہ تشخیص تو میں نے ٹھیک کی ہے۔ اب تم میری بات نہ مانو۔ تو میں کیا کروں۔ آخر انہوں نے پوچھا۔ تیرا اس سے مطلب کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ جس طبیب سے میں نے طب سیکھی ہے وہ ایک دن مجھے ساتھ لے کر ایک مریض دیکھنے کے لئے گئے۔ میں ان کی حرکات کو خوب تاڑتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ حکیم صاحب نے ادھر ادھر نظر دوڑائی اور چند چنے کے دانے جو چارپائی کے نیچے گرے ہوئے تھے وہ اٹھا لئے۔ اور پہلے تو ان دانوں سے کھیلتے رہے۔ پھر مریض سے کہنے لگے۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چنے کھائے ہیں اور اس نے اقرار کیا کہ واقع میں میں نے چنے کھائے ہیں۔ میں اس سے فوراً سمجھ گیا کہ جب کسی مریض کو دیکھنے کے لئے جانا پڑے تو جاتے ہی اس کی چارپائی کے نیچے نظر ڈالنی چاہئے اور جو چیز اس کی چارپائی کے نیچے ہو۔ اس کے متعلق یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کے کھانے سے مریض بیمار ہوا ہے۔ اب میں جو یہاں آیا۔ تو آتے ہی میں نے ان کی چارپائی کے

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(ولادت 1872ء بیعت 1890ء وفات 1957ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
" ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن' جوان' صالح اور ہر طرح سے لائق' جن کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں مفتی محمد صادق صاحب بھیروی ہیں۔"

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو مفتیوں کا خاندان کہلاتا ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب جیسے پاکیزہ وجود کے پاس ان کا لڑکپن گزرا اور اپنی خداداد صلاحیتوں میں انہیں ترقی کرنے کا موقع ملا۔ نیک والدین کی اولاد تھے۔ نیک ماحول میں پیدا ہوئے۔ پیدائش سے بھی پہلے ان کے لئے دعائیں کروائی گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک قیمتی وجود بنا دیا جو عالم جوانی سے لے کر آخری عمر تک دین حق کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ عین جوانی میں 19 برس کی عمر میں انہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی اٹھارہ سال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں خدمت کی توفیق پائی۔ اخبار البدر کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ بیعت کرنے کے دس سال بعد 1900ء میں سروس چھوڑ کر مستقل طور پر کل وقتی خدمت دین کے لئے قادیان آ گئے حضرت صاحب نے بعض علمی کام انہیں تفویض فرمائے حضرت صاحب کی ڈاک کا کام بھی ان کے سپرد ہوا۔ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی انہیں خدمت کا موقع ملا۔ حضرت امام اول کے انتخاب کے لئے انجمن کی طرف سے جو اہم دستاویز پڑھ کر سنائی گئی اس کے پڑھنے والے بھی حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے امامت اولیٰ کے چھ سات سالہ دور میں انہیں حضرت امام اول کا دست وبازو بن کر استحکام امامت اور ہندوستان میں دعوت الی اللہ کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا غالباً حضرت مولوی نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کی صحبت کا نتیجہ تھا چنانچہ انہوں نے انگریزی' اردو' فارسی' عربی اور عبرانی زبانوں پر عبور حاصل کیا۔ ان کی علمی سوجھ بوجھ کا یہ عالم تھا کہ یورپ کا ذکر آتا تو اپنی مجالس میں حضرت صاحب ان کی طرف روئے سخن فرماتے چنانچہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں۔

"حضرت (بانی جماعت احمدیہ) گو احباب مجلس میں سے ہر ایک پر نظر عنایت و شفقت فرماتے لیکن علمی مذاکرات کے وقت حضرت صاحب کی توجہ علماء کرام میں سے مخصوص طور پر حضرت علامہ نور الدین صاحب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اور مولانا سید محمد احسن صاحب کی طرف ہوتی تھی اور جب یورپ کا ذکر آتا تو روئے سخن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طرف ہوتا"

(حیات نور ص 196)

حضرت امام الثانی کے انتخاب کے وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب انصار اللہ کی عمر کو پہنچ چکے تھے جو کامل ذہنی بلوغت کی عمر ہے چنانچہ دور امامت ثانی میں انہیں عالمگیر خدمات کی سعادت نصیب ہوئی انہیں پہلے دعوت الی اللہ کے لئے انگلستان بھجوایا گیا اور پھر امریکہ میں بطور بانی داعی الی اللہ مقرر ہوئے دعوت الی اللہ کے مراکز کے علاوہ انہوں نے امریکہ میں بیوت الذکر تعمیر کروانے کی توفیق پائی ایک رسالہ سن رائز (Sun Rise) بھی انہوں نے امریکہ سے جاری فرمایا۔ جلسہ سالانہ پر انہیں ایک لمبا عرصہ تقاریر کا موقع ملا عموماً ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرماتے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عہد اور ابتدائی زمانہ کے حالات سناتے اس طرح سلسلہ کی دوسری نسل کی تربیت اور تاریخ احمدیت کے بنانے میں ان کا بھی حصہ ہے۔

خدمت دین کی غیر معمولی توفیق اور حضرت بانی سلسلہ کی رفاقت و تربیت دعاؤں اور آئمہ کی اطاعت اور دعاؤں اور علمی و عملی مجاہدات کے نتیجے میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اللہ کے حضور خاص مقام حاصل ہوا سچی خوابیں اور قبولیت دعا کے نشانات عطا کئے گئے امریکہ جاتے ہوئے سمندر میں طغیانی آئی اور سمندر متلاطم ہو گیا حضرت مفتی محمد صادق صاحب سمندری جہاز پر سوار تھے انہوں نے سمندر کو مخاطب کر کے فرمایا "تجھے شرم نہیں آتی کہ (بانی سلسلہ احمدیہ) کا غلام (دعوت الی اللہ) کے لئے امریکہ جا رہا ہے اور طوفان برپا کر کے اس جہاز کو جس میں وہ سوار ہے خطرے میں ڈالتا ہے" خدا کی قدرت کہ سمندر میں سکون ہو گیا اور طغیانی رک گئی اور جہاز حفاظت کے ساتھ اپنی منزل مقصود پر پہنچا۔ امریکہ میں ان کی دعوت کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور کئی امریکن حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ان کی دعاؤں کو خدا نے قبول فرمایا امریکہ میں ایک دوست کے ہاں مفتی صاحب کا قیام تھا ان کی بیوی مفتی صاحب کی خدمت کرتی تھیں مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ایک آسودہ حال گھر تھا مگر ان کی کوئی اولاد نہ تھی بے اختیار میرا قلب ان کے واسطے دعا کی طرف متوجہ ہوا خداوند کریم نے بہت جلد ان کو اولاد نرینہ عطا فرمائی۔

اب پھر حضرت مفتی صاحب کے ابتدائی حالات کی طرف آتے ہیں حضرت مفتی صاحب کی اپنی زبان میں لکھا ہے کہ "خدا کی بخشش اور رحمت ہو حضرت والد... پر اور والدہ پر.... جن کی توجہ ہمیشہ علماء فقراء اور صوفیاء کی محبت کی طرف رہی۔ ہنوز میں پیدا بھی نہ ہوا تھا کہ والدہ اپنے وطن (بھیرہ) کے زاہدوں' مجاہدوں اور درویشوں سے میری صلاحیت کے واسطے دعا کی خواستگار ہوا کرتی تھی علماء نے سب سے اول بذریعہ (اعلان توحید) توحید کی تعلیم دی قوم کے بزرگ کو القاء ہوا کہ میرا نام محمد صادق ہو سارے شہر میں یہ نام مجھ سے قبل اور کسی کا اس وقت نہ تھا میری پیدائش پاک نفس علماء کی دعاؤں کا نتیجہ تھی پھر میری تربیت ایک ایسے مقدس (دینی) ماحول میں ہوئی جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے مجھے فطرتاً اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے اور دعائیں کرنے کی عادت تھی اور بہت چھوٹی عمر میں ہی مجھ کو قبولیت دعا کے نشانات دکھائی دیتے رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی حضرت حافظ حکیم مولوی نور الدین صاحب جیسے باخدا انسان کی صحبت حاصل ہوئی۔ جموں و کشمیر میں کئی ماہ آپ کی خدمت میں سفر و حضر میں رہ کر آپ کی پاک زندگی کے دیکھنے اور اس کے طرز کو اختیار کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ ہنوز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو میں نے دیکھا نہیں تھا کہ آپ کی آمد کی خبر مجھے دی گئی اور آپ کی سچائی مجھ پر ظاہر ہو گئی اور پھر آپ کو قبول کرنے کی مجھ کو توفیق ملی (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) پھر 17 سال کی عمر میں جب میں بھیرہ کے سکول کی دسویں جماعت میں پڑھتا تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ آسمان پر ایک ستارہ نمودار ہوا ہے جو دیکھتے دیکھتے روشن ہو گیا اور آسمان پر محیط ہو گیا اس کی چمک سے میری نیند کھل گئی'

(بحوالہ بھیرہ کی تاریخ احمدیت مولف فضل الرحمان بسمل ص 54'55)

19 برس کی عمر میں مفتی صاحب نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد اکثر قادیان آنا جانا رہا۔ انہیں حضرت بانی سلسلہ سے عشق پیدا ہو گیا حضرت بانی سلسلہ بھی ان سے نہایت مشفقانہ سلوک فرماتے تھے ایک مرتبہ جب مفتی صاحب قادیان سے واپس جانے لگے تو حضرت صاحب نے وقت کی تنگی کے باعث خادم کو روٹی پکوا کر لانے کو فرمایا حضرت صاحب خود اس مخلص نوجوان مرید کو الوداع کہنے کے لئے اڈہ تک تشریف لائے خادم جلدی میں ہاتھ میں روٹیاں پکڑ لایا رومال پاس نہ تھا حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اپنی دستار مبارک سے کپڑا پھاڑ کر روٹیاں اس میں لپیٹ دیں۔

مفتی محمد صادق صاحب پہلے کشمیر میں ملازم تھے پھر اکاؤنٹنٹ جنرل لاہور کے دفتر میں آ گئے لاہور سے اکثر قادیان آ جایا کرتے تھے 1900ء میں جب کہ ان کی عمر 28 سال کی تھی سروس چھوڑ کر مستقل طور پر قادیان آ گئے اور ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف ہو گئے حضرت صاحب کی ڈاک کے کام کے علاوہ اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے' تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے اس طرح 1900ء سے لے کر تا وفات 1957 تک انہیں بھرپور کل وقتی خدمت دین کی غیر معمولی توفیق نصیب ہوئی ان کی وفات پر حضرت امام جماعت الثانی نے جنازہ پڑھایا اور میت کو کندھا دیا مفتی صاحب کی بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں تدفین ہوئی۔

اے خدا بر تربتِ او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

○○○

بقیہ صفحہ 3

نیچے نظر ڈالی تو مجھے گھوڑے کی زین نظر آئی. پس میں سمجھ گیا کہ یہ گھوڑے کی زین کھا کر ہی بیمار ہوئے ہیں۔

اب دیکھو جس چیز کا نام اس نے ذہانت رکھا ہوا تھا وہ ذہانت نہیں تھی بلکہ حماقت اور بے وقوفی تھی۔ اور گو اس مثال پر تم سب ہنس پڑے ہو مگر اس قسم کی بے وقوفیاں تم بھی کرتے رہتے ہو۔ (مگر جو اللہ چاہے) جیسے میں نے بتایا ہے۔ سو میں سے ایک ممکن ہے۔ ذہین ہو۔ لیکن سو میں سے ننانوے یقیناً ذہانت سے عاری ہوتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

حضرت داؤدؑ زبور میں فرماتے ہیں کہ بچہ تھا جوان ہوا جوانی سے اب بڑھاپا آیا مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا۔ اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں۔ اور اولیاء گزرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے۔ یا ان کی اولاد پر مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں۔ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریشی محمد سعید

قریشی محمد حنیف صاحب قمر۔سائیکل سیاح

قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی المعروف سائیکل سیاح جماعت کی معروف شخصیت تھے خصوصاً بنگال۔ بہار اڑیسہ میں مقبول اور مشہور تھے وجہ شہرت ان کی خاص طرز کی سائیکل تھی جماعت کے پہلے سائیکلسٹ تھے۔ جنہوں نے سائیکل پر پاک بھارت کی سیاحت کی اور دعوت الی اللہ کے لئے وقف کیا اور آنریری کام کیا۔ حضرت بانی سلسلہ کی خواہش کے مطابق کہ "ہندوستان کے گاؤں گاؤں میں پہنچ کر (۔) پیغام دیا جائے"

اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے پورے جوش اور شوق سے ایک نیا۔ انوکھا اور دلچسپ طریقہ ایجاد کیا کہ سائیکل کو ایک خاص اور دلچسپ طریقہ سے تیار کیا جس کو دیکھ کر دور دور سے بچے بوڑھے۔ جوان سب متوجہ ہو جاتے اور بھاگ کر قریب آجاتے اور دیکھتے دیکھتے اچھا خاصہ مجمع خود بخود لگ جاتا اور سوال و جواب شروع ہو جاتے۔

اخبار تعمیر راولپنڈی مورخہ 7 جون 1963ء میں اس کا خاکہ یوں کھینچتا ہے "موضع کنڈور ضلع میرپور کے رہنے والے قریشی محمد حنیف قمر علوی نے سائیکل پر کافی سامان لوڈ کر کے سفر کرنے کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس کے اوپر عمدہ طریق سے تین بکس دو بالٹیاں سر پر چھتری۔ کیریر پر ایک بڑا پوسٹر نیچے ایک کپڑے کا بڑا بورڈ اس کے سارے سامان کا بوجھ 120 پونڈ قریباً ڈیڑھ من ہے۔ کھانا پکانے کے لئے برتن' مرمت کا سامان' بستر کپڑے' کتب چارٹ' راشن' کوئلہ' انگیٹھی سب ضروری اشیاء رکھی ہیں۔ یہ سائیکل 12 فٹ لمبا اور 9 فٹ اونچا بنایا ہے۔ اور یہ اس کا چوتھا سائیکل ہر کولیس کمپنی کا ہے جو کہ 15 سال سے زیر استعمال ہے اس پر قریباً 15 ہزار میل سفر کیا گیا ہے۔ تقسیم سے پہلے اس نے ہندوستان کے صوبہ یوپی۔ سی پی اڑیسہ اور متحدہ بنگال میں لمبے لمبے سفر کئے۔ اخبار نوائے وقت میں بھی ایک انٹرویو مع فوٹو سائیکل شائع ہوا تھا۔ بعض اور رسائل اور اخبارات میں بھی ذکر آیا ہے عام آدمی کا اس بھاری سائیکل کا سنبھالنا بھی مشکل تھا چہ جائیکہ اس پر چڑھ کر سائیکل چلانا اس عجوبہ روزگار سائیکل کی وجہ سے اور پاک بھارت کی مثالی سیاحت کی وجہ سے ہر جگہ مشہور ہوئے اس بوجھل اور بھاری بھرکم سائیکل پر جنگلوں' صحراؤں' بنگال کے دریاؤں اور مری کے پہاڑوں پر سفر کرتے اور گزرتے رہے پیغام ہندو پاک کے دور دراز علاقوں شہروں اور دیہات میں آنریری طور پر پہنچاتے رہے۔ آپ اپنے حالات زندگی میں خود تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے دینی سفر 4۔ اپریل 1923ء سے شروع ہوتے ہیں جبکہ علاقہ ملکانہ میں قادیان سے جانے والے تیسرے وفد میں شامل تھا اس وفد کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خود مصافحہ کر کے روانہ کیا۔ شہر آگرہ گیا۔ وہاں سائیکل چلانا سیکھا۔ موضع ساندھن میں اڑھائی سال مدرس رہا۔ اسی دوران قادیان میں محترم مرزا محمد اشرف صاحب محاسب کی صاحبزادی سے میری شادی ہو گئی ان کی دوسری صاحبزادی کی شادی مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر زود نویس کے ساتھ ہو گئی۔ مگر افسوس ہے کہ خاکسار کی اہلیہ 1927ء میں وفات پا گئیں۔

علاقہ ملکانہ میں رضاکارانہ طور پر دعوت الی اللہ کے کام کی توفیق ملی۔ صبر و شکر کی طاقت ملی۔ اخراجات بھی غیبی مدد سے پورے ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے بہت سے واقعات ہوئے اس عاجز نے موضع بیری میں ایک گنبد نما خانہ خدا جو ویران پڑی تھی جس میں دوپہر کی گرمی میں بھیڑ بکری وغیرہ دوپہر گزارتے اور گند ڈالتے۔ ان کو ہٹانے والا کوئی مسلمان نہ تھا۔ میں نے تنہا اس کی صفائی کی۔ جانوروں کو ہٹایا۔ سینکڑوں ٹوکریاں مٹی باہر سے لا کر ڈالی۔ فرش درست کیا صحن میں کنواں کھودا' چار دیواری بنائی' باغیچہ لگوایا' عبادت قائم کی۔ 20 کے قریب لوگ عبادت کرنے لگے ان کو قاعدہ اور کلام الٰہی پڑھایا۔ بہت سے لوگوں کو آریہ ہونے سے بچایا۔

سائیکل سفر کی ابتداء حضرت بانی سلسلہ کی خواہش تھی کہ ہندوستان اور پنجاب کے گاؤں گاؤں میں پہنچ کر پیغام دیا جائے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں جس کو پڑھ کر یہ عاجز کمال شوق اور جوش سے بھر گیا اور اپنے خاص سائیکل پر 25 نومبر 1935ء کو شہر کندراپاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ) سے نکل پڑا اور گاؤں گاؤں پھرنے کا ارادہ کر لیا۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ ہندوستان کا کوئی قصبہ یا گاؤں باقی نہ رہے جہاں ہماری (دعوت الی اللہ) نہ ہو۔ ایک بھی بستی باقی نہ رہے جہاں ہمارے (مربی) پہنچ کر خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کا پیغام نہ پہنچا دیں اور خوب کھول کھول کر انہیں یہ سنا دیں۔ یہ کام معمولی نہیں اور آسان بھی نہیں ہاں اس کو آسان بنا دینا اور معمولی کر دینا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔

"پس ایسی تجویز کرو کہ ہر قصبہ اور شہر اور گاؤں میں ہمارے (مربی) پہنچ جاویں اور زمین و آسمان گواہی دیں کہ تم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے اور پہنچا دیا ہے"

"اس قسم کے لوگوں کی بہت بڑی ضرورت ہے جو خدمت دین کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ یہ ضرورت کس طرح پوری ہو ایک سہل طریق خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ ہو"

اس تحریر سے میرے دل میں بہت جوش اور شوق پیدا ہوا کہ فی الحال بنگال کا لمبا سفر کر کے گاؤں' گاؤں اور شہر شہر دورہ کر کے پیغام پہنچایا جائے۔ چنانچہ بنگال میں ایک رؤیا دیکھا جس کو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت سمجھی کہ اللہ تعالیٰ کو میرا یہ کام ضرور پسند آئے گا اس سے قبل 1924ء میں کندراپاڑہ میں یہ رؤیا دیکھا کہ حضرت بانی سلسلہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے نیند سے جگا کر ارشاد فرمایا کہ میری نظم اٹھ کر مجھے سناؤ "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار"

اس کے قریباً ایک درجن اشعار مجھے یاد تھے جن میں دین حق کی حفاظت اور ترقی کی دعائیں بھی میں نے حضرت صاحب کو سنائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ عاجز اپنے سائیکل کو نئے انداز سے ترتیب دے کر اور بنا سنوار کر شہر کندراپاڑہ (اڑیسہ) سے مورخہ 35-11-22 کو کلکتہ کے لئے روانہ ہوا مختلف شہروں اور دیہات سے گزرتا اور دعوت الی اللہ دیتا ہوا 13۔ دسمبر 1935ء کو کلکتہ پہنچ گیا۔ کلکتہ کے احمدی احباب بنگال کے احباب اور محترم امیر صاحب بنگال مولوی محمد صاحب نے بہت تعاون کیا۔

بنگال کے سینکڑوں گاؤں اور شہروں میں پھرا' 12 مباحثے کئے۔ ہر بڑے شہر میں بڑے بڑے جلسے کئے۔ بہت سے ایمان افروز واقعات ہوئے۔ کئی دفعہ موت کے منہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے بچایا بہت سے دوست سلسلہ میں داخل ہوئے۔ رپورٹیں باقاعدگی سے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں بھجواتا رہا 1945ء میں قادیان آ گیا۔ 1947ء میں تقسیم ہند و پاکستان میں لاہور آ گیا۔ گوجرانوالہ' شیخوپورہ اور فیصل آباد کی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا کام کرتا رہا۔

1951ء' 1961ء میں آپ نے لاہور سے روانہ ہو کر راولپنڈی' کوہ مری' واہ' کیمبل پور' نوشہرہ' پشاور' چارسدہ' مردان' ٹوپی' ہری پور' ایبٹ آباد' مانسہرہ' بالاکوٹ' گڑھی حبیب اللہ' مظفر آباد' کوہالہ پھر کوہ مری کے پہاڑی مقامات کا مشکل سفر اکیلے ہی کیا۔ بڑا مقصد یہ بھی تھا کہ لوگوں میں یہ تحریک کریں کہ باہمت انسان اب بھی پہلے بزرگوں کی طرح توکل علی اللہ گھر سے نکل کر دین کا پیغام کونے کونے میں پہنچا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اس کے شامل حال رہتی ہے۔

صوبہ یوپی۔ سی پی' اڑیسہ' بہار' بنگال' پنجاب میں صرف سائیکل سفر 55000 ہزار میل ہے علاوہ ازیں ریل گاڑی' موٹر پیدل' کشتی وغیرہ پر جو سفر کئے وہ اس کے علاوہ ہیں سارا ایک لاکھ میل سے زائد بن جاتا ہے۔

آپ مورخہ 22۔ جولائی 1983ء کو بعمر 83 سال ربوہ میں فوت ہوئے اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

دو آراء جو ان کے متعلق ہیں اور اہمیت رکھتی ہیں درج ذیل ہیں۔

قریشی محمد حنیف قمر کو کوئی تنخواہ یا الاؤنس نہیں دیا جاتا وہ آنریری طور پر فریضہ دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ اس کی رپورٹ بھیجتے رہتے ہیں۔ محولا بالا رپورٹ میں تمام جدوجہد کے علاوہ فروخت لٹریچر ہاتھ سے کام کر کے کمانا اور خود پکا کر کھانا اور غیر از جماعت مساجد کی زینت کے لئے آنریری محنت کرنا۔ ایسے امور ہیں جو ہمارے نوجوان باقاعدہ و آنریری معلمین کے لئے قابل تقلید ہیں میں قمر صاحب کے کام پر اظہار مسرت کرتا اور ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔

ناظر دعوت الی اللہ قادیان

(الفضل 14 نبوت 1319 ھش 14 نومبر 1940ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے (۔) یعنی میں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائزہ قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے۔ جو اس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں۔ اور اس وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں' قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات کو چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر30713

I Sárkoni s/o Awang Sasmita

پیشہ تجارت عمر 59 سال بیعت 1974ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 68 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 15000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 150000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Sarkoni انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Mohammad Seleh انڈونیشیا۔

مسل نمبر30714

I Mrs Mamah Marhamah w/o Sar Koni

پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت 1968ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-11-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) فرنیچر مالیتی پندرہ لاکھ روپے (2) زیورات طلائی 25 گرام مالیتی پانچ لاکھ ساٹھ ہزار (3) حق مہر ایک لاکھ بیس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی اکیس لاکھ اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Mamah Marhamah ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Muhammad SolehA انڈونیشیا۔

مسل نمبر30715

I Mohammad Basari s/o M Ganda

پیشہ تجارت عمر 51 سال بیعت 85-7-19 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-4-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مع زمین مالیتی 50000000 روپے اور کار مالیتی 10000000 روپے کل مالیتی 60000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ لاکھ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Mohammad Basari انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Rasidi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 J.D.Narasoma انڈونیشیا۔

مسل نمبر30716

I Mrs Kasti widow of Winantasaji

پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین برقبہ 350 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 5250000 روپے (2) زرعی زمین برقبہ 1925 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 3850000 روپے (3) زیورات وزنی 61 گرامز مالیتی 1100000 روپے اور حق مہر تین لاکھ (300000) روپے کل جائیداد مالیتی 10500000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Kasti انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Syoekrono انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Jamal انڈونیشیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

کم وقت میں زیادہ معلومات

انٹرنیٹ کی لاگت اور فوائد

"انٹرنیٹ سے رابطے کے بے شمار فوائد ہیں مگر فی الوقت پاکستان میں انٹرنیٹ کی سہولتوں کی فراہمی کافی مہنگی ہے۔" ان خیالات کا اظہار امریکن سنٹر اسلام آباد میں منعقدہ ایک فورم میں پاکستانی ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی' ریگولیٹری باڈی فار ٹیلی کمیونی کیشنز کے ٹیکنیکی ممبر میجر جنرل حامد حسن بٹ نے کیا۔

"انٹرنیٹ کی لاگت اور فوائد" کے موضوع پر ہونے والے اس انٹرنیٹ پروگرام میں ڈی جی کوم (Digicom) کے بانی اور نائب صدر ناصر خان غازی' سپرنیٹ (Super net) کے انجینئرنگ مینجر عمران ملک اور انفولنک (Infolink) کے ٹیکنیکل ڈائریکٹر طاہر مفتی نے بھی اس موضوع پر اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار کیا۔

جنرل حامد نے کہا جوں جوں انٹرنیٹ کی سہولتوں میں اضافہ ہوگا صارفین کی تعداد بھی بڑھتی جائے گی اور اس کی لاگت میں بھی کمی آئے گی۔ انہوں نے بتایا کہ پی ٹی سی ایل مختلف پرائیویٹ کمپنیوں کو انٹرنیٹ کی سہولتیں بڑھانے کے لئے مزید لائسنس فراہم کرے گی۔ مگر فی الحال یہ کمپنیاں پی ٹی سی ایل کے ذریعے ہی انٹرنیٹ تک رسائی حاصل کر سکتی ہیں لیکن مستقبل میں یہ ذمہ داری کوئی بھی پرائیویٹ کمپنی اٹھا سکتی ہے۔ جو کمپنیاں ای میل سروس کی سہولت حاصل کر رہی ہیں انہیں ایسے اصول فراہم کئے گئے ہیں جن میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ جو ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ جو آنے والے دنوں میں یہ سہولت استعمال کریں گے' یہ جان لیں کہ اس کا غلط استعمال نہیں کرنا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ انٹرنیٹ کے ذریعے مثبت سہولتوں کا فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہئے جو اخلاقی طور پر غلط ہے۔ اور ان کا اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہونا مناسب نہیں۔

ڈی جی کوم کے نائب صدر ناصر خاں غازی نے کہا کہ انٹرنیٹ میں لوگوں کے بڑھتے ہوئے شوق اور دلچسپی کے پیش نظر حکومت اس کی ٹیکنالوجی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی خواہاں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت پوری دنیا میں چالیس ملین افراد انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں اور 150 ممالک اس میں شریک ہیں۔ ناصر خان نے کہا کہ اسوقت انٹرنیٹ استعمال کرنے والے زیادہ تر طالب علم' محقق' حکومت سے وابستہ افراد' تجارت پیشہ لوگ' ابلاغ عامہ سے تعلق رکھنے والے اور بینک ہیں۔ پاکستان میں بھی اسی قسم کے افراد انٹرنیٹ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انٹرنیٹ کا ایک اہم حصہ ای میل ہے۔ یہ لوگوں کے پیغامات ایک دوسرے تک پہنچاتی ہے جو کمپیوٹر کے ذریعے ایک ہی علاقے یا دوسرے علاقوں میں فوری طور پر پہنچ جاتے ہیں۔ اب صرف پیغامات ہی نہیں تصاویر اور گرافکس بھی ای میل کے ذریعے منتقل ہو جاتے ہیں۔ آپ اپنے گھر یا دفتر میں بیٹھ کر کسی دوسرے ملک میں رہنے والے ڈاکٹر سے بغیر کسی رکاوٹ کے مشورہ کر سکتے ہیں۔ یہ فوری رابطے کا ایک ذریعہ ہے۔ یہ انتہائی تیز رفتار' قابل اعتماد اور محفوظ ہے۔ انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کے لئے بہت کم قیمت طریقہ ہے۔ یہ اس طرح سے بہت محفوظ ہے کہ اگر ایک شخص دوسرے شخص سے رابطہ کرتا ہے تو اس کے پیغامات اور گفتگو تک تیسرا شخص رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

عمران ملک نے On line کمیونی کیشن میں ہارڈ ویئر اور سوفٹ ویئر خصوصاً انٹرنیٹ میں ان کے استعمال کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے On line کمیونی کیشن کے روایتی ذریعوں کی پہچان رکھتے ہیں۔ ٹیلی فون جو سب استعمال کرتے ہیں' Modem جو چند لوگوں کے پاس ہے اور ایسے لوگ جو پی ٹی سی ایل کے ذریعے ان رابطوں سے منسلک ہیں۔

آج کل آن لائن کمیونی کیشن کے لئے جو کمپنیاں سہولت فراہم کرتی ہیں ان میں متعدد بین الاقوامی کمپنیاں شامل ہیں جن کے ذریعے نہایت ضروری اور مفید معلومات فراہم کی جاتی ہیں ان کے ذریعے انٹرنیٹ تک بھی رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔

انٹرنیٹ کی سہولت کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرتی ہے مگر پاکستان میں فی الحال یہ سہولت بہت مہنگی ہے۔ انہوں نے اس کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ خاص طور پر تحقیقی کاموں کے لئے بہت مددگار ذریعہ ہے جو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرتا ہے نیز اس کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں تجارت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

انٹرنیٹ کے موضوع پر اس پروگرام میں کمپیوٹر سے دلچسپی لینے والے 400 سے زائد افراد نے شرکت کی اور شرکاء نے پاکستان میں انٹرنیٹ اور ای میل کی سہولت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ تمام تفصیلات جن میں ٹیکسٹ (Text) ڈیٹا (Data) آڈیو ویژویل کمیونی کیشن اور گرافکس شامل تھے کمپیوٹر کی مدد سے حاضرین تک پہنچائی گئیں۔

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 2 تا 8۔ اگست 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 21- اگست 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-20 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات (دوبارہ)
6-30 ایک نئے احمدیت قبول کرنے والے بھائی کے ساتھ ملاقات ڈاکٹر فضل عزیز صاحب (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 96-8-20 (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
11-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 رشین پروگرام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 افریقن پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-8-21 (نیا)
7-00 درثمین حصہ چہارم
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر38
11-00 جرمن پروگرام

درخواست دعا

○ مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب (وفات یافتہ) احمد نگر نروس سسٹم میں خرابی کے باعث علیل ہیں۔ آج کل تکلیف بہت ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ عزیز نوید احمد ولد چوہدری عبدالمجید گجر صاحب (چھنیاں) ربوہ کو سکوٹر کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے چہرہ اور جسم پر چوٹیں آئی ہیں عزیز کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد یونس حسن صاحب مقیم ہالینڈ کو سولہ سال بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود میاں محمد عارف صاحب شیزان انٹرنیشنل لاہور کا نواسہ اور میاں محمد حسین صاحب ٹھٹہ سندرانہ ضلع جھنگ کا پوتا ہے اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

گمشدہ پرس

○ ایک عدد پاکٹ پرس گول بازار ربوہ سے دارالضیافت کے درمیان گر گیا ہے۔ جس میں -/3000 نقد روپیہ اور ضروری کاغذات ڈرائیونگ لائسنس۔ شناختی کارڈ وغیرہ ہے۔ جس کسی کو ملا ہو۔ براہ کرام دفتر صدر عمومی میں پہنچادیں۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ صادقہ طاہرہ صاحبہ بابت ترکہ محترمہ عزیزۃ الرحمان صاحبہ)

محترمہ صادقہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم قاضی عبدالرحمان صاحب (وفات یافتہ) سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ اہلیہ مکرم عبدالرشید مبشر صاحب ساکن 34 سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ عزیزۃ الرحمان صاحبہ۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام الاٹ شدہ قطعہ نمبر1/26 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 14 مرلے 65 مربع فٹ یہ اپنے نام کروانا چاہتی ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم فضل الرحمان طاہر صاحب (پسر)
۲۔ محترمہ صادقہ طاہرہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امین شبیر صاحب ساکن مکان نمبر4/16 نور منزل محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے حقیقی ماموں مکرم سید محمد نور صاحب ولد سید احمد نور صاحب کابلی۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں انہوں نے شادی نہیں کی تھی۔ لہٰذا ان کا کوئی بیوی بچہ نہیں ہے۔ میرے علاوہ ان کا کوئی وارث نہیں۔ میرے پاس ہی رہائش پذیر رہے۔ لہٰذا ان کی امانت 14/52 میں جمع شدہ رقم مبلغ 6398 روپے مجھے ادا کی جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں

○ اگر آپ کو کوئی گری پڑی چیز۔ نقدی، کپڑا، سند، لائسنس، عینک یا کوئی بھی چیز ملے تو مہربانی فرما کر صدر عمومی کے دفتر میں پہنچادیں۔ اور اگر آپ کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو صدر عمومی کے دفتر میں اس کا اندراج کروادیں۔

(ادارہ)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز شیخ زید میڈیکل کمپلیکس لاہور نے 2 سالہ B.Sc. میڈیکل لیبارٹری ٹیکنالوجی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت میں F.Sc. پری میڈیکل ہونا ضروری ہے فائنل میرٹ کا تعین فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور انگریزی کے تحریری امتحان کے بعد کیا جائے گا۔ داخلہ فارم 50 روپے کے عوض اکاؤنٹ نمبر6444 انسٹی ٹیوٹ آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز نیشنل بینک آف پاکستان شیخ زید ہسپتال برانچ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- ستمبر 96ء ہے۔

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے الحاق شدہ کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی میں داخلہ کا اعلان مختلف قومی اخبارات میں ہو رہے ہیں۔ طلبہ مختلف اخبارات کا مطالعہ کرتے رہیں تاکہ بروقت درخواست دے سکیں۔

(نظارت تعلیم)

انصار کے امتحان سہ ماہی

سوم کا نصاب

○ سال رواں کی تیسری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ جملہ زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ براہ کرم درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

1۔ تعلیمی نصاب:۔

سہ ماہی (جولائی تا ستمبر) 1996ء کے لئے درج ذیل تعلیمی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

الف۔ کلام الٰہی۔ پ نمبر13 نصف آخر۔

ب۔ کتاب "(-) اصول کی فلاسفی" سوال نمبر2 تا آخر کتاب

ج۔ کتاب زھق الباطل ص151 تا 296

2۔ سہ ماہی لائحہ عمل:۔

ہر سہ ماہی کے پہلے دو مہینے مقررہ تعلیمی نصاب کے مطالعہ اور امتحان کی تیاری کے لئے مقرر ہیں۔ جبکہ تیسرے مہینے کے پہلے دس دنوں کے اندر اندر انصار سے آمدہ امتحانی پرچے حل کروا کر مرکز کو واپس بھجوادیئے جائیں۔

3۔ تیاری کا مناسب انتظام:۔

زعماء کرام اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس نصاب کی تیاری کروانے کا تسلی بخش انتظام کریں۔ اس کے لئے مناسب ہو گا کہ تمام بیوت الذکر اور مراکز عبادت میں کسی ایک عبادت کے بعد انصار کو باقاعدگی سے درس و تدریس یا کلاس کی شکل میں یہ نصاب اچھی طرح پڑھادیا جائے۔

4۔ نصابی کتب:۔

سہ ماہی نصاب کی کی مقررہ کتب کا سب انصار کے پاس موجود ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ تاکہ انصار پوری طرح سے تیاری کر سکیں اور اس کے بعد بھی ان کتب کو زیر مطالعہ رکھیں۔ یہ کتب آپ اپنے ناظم صاحب ضلع یا مرکز سے حاصل کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

درستی

○ ص5 پر محترم قریشی محمد حنیف قمر صاحب علوی سائیکل سیاح کے بارے میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں جو حوالہ درج ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی کابینہ نے بینکوں اور مالیاتی اداروں کے بڑے بڑے نادھندگان کی نشاندہی کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیشن 1980ء سے خصوصاً ایک کروڑ اور اس سے زیادہ مالیت کے قرض نادہندگان کی چھان بین کرے گا۔ اعلیٰ عدالت کا ایک ریٹائرڈ جج اس کمیشن کا سربراہ ہوگا۔ یہ کمیشن خلاف ضابطہ قرض دینے والے افسروں کی نشاندہی بھی کرے گا۔ ادائیگیوں کی مدت میں نامناسب ردوبدل کی بھی تحقیقات کی جائے گی۔ کمیشن ہر تین ماہ بعد 250 نادھندگان کی فہرست جاری کرے گا۔ بے ضابطگیاں کرنے والے اداروں کی نشاندھی بھی کرے گا۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ الیکشن کے باوجود کشمیر متنازعہ علاقہ رہے گا۔ ایک اعلیٰ امریکی سفارت کار نے قومی اخبارات کے مدیروں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم الیکشن کی حمایت کرتے ہیں نہ مخالفت سارا کشمیر متنازعہ علاقہ ہے۔ جب تک تشدد کا سلسلہ جاری رہے گا مسئلہ کا حل ناممکن نظر آتا ہے۔ مقبوضہ وادی میں الیکشن تشدد میں کمی کا باعث ہو سکتے ہیں چھ لاکھ بھارتی فوجیوں کی موجودگی میں الیکشن جعلی ہوں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ سانحہ میلسی کے ملزم تین دن میں نہ پکڑے گئے۔ تو ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی کو معطل کر دیا جائے گا۔ کراچی میں ہلاکتوں کے بعد پنجاب پولیس کو الرٹ رہنے کو کہا تھا۔ میلسی کا واقعہ متعلقہ حکام کی غفلت کے باعث ہوا۔ اس میں ملوث کسی شخص کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی میں "را" کے ایجنٹ ملوث ہیں۔ تین گینگ اور 350 سمگلر پکڑ لئے گئے ہیں۔

○ سانحہ میلسی کے مقتولین کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ لوگوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ دوکانیں اور بازار بند رہے۔ کوٹ ملک پور میں سخت کشیدگی ہے۔ حکومت کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ مظاہرین نے ٹائر جلا کر ملتان میلسی روڈ بند کر دی۔ نماز جنازہ تحریک جعفریہ کے سربراہ علامہ ساجد نقوی نے پڑھائی۔ جنازہ میں ملتان بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان سے تحریک جعفریہ اور آئی ایس او کے رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔

○ ملی یکجہتی کونسل نے کہا ہے کہ دہشت گرد امن تباہ کرنا چاہتے ہیں سانحہ میلسی کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ مذہبی پروگراموں کی سیکیورٹی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

○ اخبارات کو موصول ہونے والی ایک نامعلوم پریس ریلیز میں جو اخبارات کے دفاتر میں بذریعہ فیکس موصول ہوا سانحہ میلسی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہمارا کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا۔ ہمارے تمام ساتھی محفوظ مقامات پر پہنچ چکے ہیں۔ امیر لشکر ابو القاسم اور سالار اعلیٰ محمد ریاض بسرا کا یہ بیان سیکرٹری نشرو اشاعت کے انگریزی میں دستخطوں سے جاری کیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے نواز شریف فیملی کی مل برادرز شوگر ملز کے چیف ایگزیکٹو اور ڈائریکٹروں کو برطرف کر دیا ہے۔ یہ احکام کارپوریٹ لاء اتھارٹی کی جانب سے دائر کردہ درخواست پر دیئے گئے ہیں۔ چیف ایگزیکٹو اور ڈائریکٹروں پر مالی بدانتظامی کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

○ ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیئر امتیاز کو ستمبر تک گرفتار نہ کیا جائے تاہم ان کے ملک سے باہر جانے پر پابندی ہوگی۔

○ گجرات کے قریب بس اور ویگن کے تصادم میں 10۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ حادثہ کوٹ فتح دین کے قریب پیش آیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے شیخ رشید نے کہا ہے کہ میں صدر کی آنکھوں میں چمک دیکھ رہا ہوں۔ ستمبر اکتوبر جنگ وجدل کے مہینے ہوں گے۔ بے نظیر بھٹو کے پاس صرف چند ہفتے باقی ہیں۔ کوئی ناخوشگوار سیاسی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے۔ قومی اسمبلی مہمان اداکار ہے۔ جماعت اسلامی سے صرف نشستوں کی تعداد پر تنازعہ ہے۔

○ لاہور میں ملتان روڈ پر این ایل سی کی ڈرائی پورٹ کی آگ دو روز کے بعد بھی سلگ رہی ہے۔ فوج نے دوسرے روز بھی پولیس کو اندر جانے نہیں دیا۔

○ آٹے کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے 20 کلو کا تھیلا 120 روپے کا ہو گیا ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ اپوزیشن مارچ کرتے کرتے تھک گئی ہے۔ اب آرام کرے۔ سول نافرمانی تحریک کا حشر بھی ماضی کی تحریکوں جیسا ہوگا۔

○ صدر مملکت نے سلطنت اومان کی افواج کے سربراہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم کشمیر پر کثیر القومی مذاکرات کے لئے بھی تیار ہیں۔ اومان کے فوجی سربراہ کو دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کے اعتراف میں ہلال امتیاز ملٹری کا اعزاز صدر مملکت نے عطا کیا۔

○ سیلز ٹیکس کے خلاف ہڑتال کرتے ہوئے اردو بازار کے کتب فروشوں نے نصف دن دوکانیں بند رکھیں۔ دوکانداروں کے ترجمان نے کہا کہ سیلز ٹیکس کا مسئلہ حل نہ ہوا تو غیر معینہ ہڑتال ہوگی۔ اس میں گنپت روڈ کی اخباری کاغذ کی مارکیٹ بھی شامل ہوگی۔

○ وزیر داخلہ جنرل نصیر اللہ بابر نے کہا ہے کہ ناروے کا پاسپورٹ رکھنے والے پاکستانیوں کو پاکستانی ویزا سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور روڈ پر ڈرائی پورٹ میں تباہی پھیلانے والا بم این ایل سی کے ٹرالر میں پھٹا۔ ابتدائی تفتیش کے بعد پولیس کو علاقے سے نکال دیا گیا۔ حساس اداروں نے سامان اتارنے والے لوڈرز کو نامعلوم مقام پر پہنچا دیا ہے۔

○ بھارت نے کہا ہے کہ میزائلوں کی تیاری کا پروگرام جاری رہے گا۔ بھارتی وزارت دفاع نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ بھارت پر ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کی تیاری کے سلسلے میں عالمی دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن ہم میزائلوں کی تنصیب اور ان کی تیاری کے حق پر ڈٹے رہیں گے۔

○ سندھ اسمبلی کا اجلاس صرف 50 منٹ میں ختم ہو گیا۔ اپوزیشن کے صرف ممتاز بھٹو موجود تھے۔

○ منچن آباد کے قریب نہر بیرواہ میں شگاف پڑ جانے سے ریلوے لائن پانی میں ڈوب گئی۔ سینکڑوں ایکڑ اراضی زیر آب آگئی۔

○ ایک سرکاری پریس نوٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ میلسی کے سانحہ کے ملزموں کی نشاندھی ہو چکی ہے۔ تین افراد کو پکڑ لیا گیا ہے۔ گاؤں کے سپاہ صحابہ سے تعلق رکھنے والے تین افراد دو دن قبل مشکوک افراد کے ساتھ گاؤں میں گھومتے دیکھے گئے تھے۔

○ ڈالر 39 روپے 10 پیسے کا ہو گیا ہے۔ ایک دن میں ڈالر کی قیمت میں 35 پیسے کا اضافہ ہوا۔

○ سلامتی کونسل سے مسئلہ کشمیر خارج کرنے کا فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔

○ گجرات میں سنار کے گھر ساڑھے آٹھ لاکھ کا ڈاکہ ڈالا گیا ملتان میں مزاحمت پر جیولر قتل ہو گیا۔

○ لاہور ائرپورٹ سے ایک مسافر سے ماؤزر پکڑا گیا۔ شبہ ہے کہ وہ کوئی طیارہ اغوا کرنا چاہتا تھا۔

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
اکسیر معدہ : ہاضمہ کا بہترین چورن
قندِ شفاء : نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
حبِّ سعال : کھانسی کیلئے گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ جنرل مرچنٹ ربوہ
فون : 211538

امراض جلد، گرمی، جگر، مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

کلاتھ ہاؤس ناصر
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

احمد انٹرنیشنل فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب کوارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و تجارتی جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں
الشاہد مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دواء تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ دجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی ممالک، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534